OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

تصریفِ اسماوصفاتِ قرآن: ایک مطالعہ

A Study of Interpretation of the Terms and Attributes of the Quran

Dr. Ashfaq Ahmed

Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan

Iftkhar Ali

M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Minhaj University, Lahore

Muhammad Farooq Iqbal

Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, Ghazi University, Dera Ghazi Khan, Pakistan

Abstract

Some words are used as real or basic terms of Quran and the other ones are attributes. This research paper deals with dissimilarities between them. The names of the Holy Qur'an are personal pronouns, while the difference in the number and derivatives of the attributes is an argument that the attributes are ijtihad. In the same way, among the terms of the Holy Qur'an, the Qur'an is the only specific term which is used for the Book of Allah, while the rest of the names can be applied to other heavenly books in terms of general meaning. By considering the names and attributes of the Holy Qur'an, we come to know that each term or attribute has a different meaning, their goals and objectives are also different from each other but there are very few who's cerebral is only from Sunnah.

Keyword: Qur'an, Book of Allah, Interpretation, Terms, Attributes, Sunnah

تمہید

اللہ تعالیٰ کی کتابوں کو مختلف ناموں سے یاد کرنے کی روش پرانی ہے۔ عرب لوگ اپنی کلام کو دیوان اور اسکے ایک حصے کو قصیدہ یا بیت (شعر) اور آخری حصے کو قافیہ کے نام سے یاد کرتے تھے جبکہ انکے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام کو قرآن اور اسکے بعض حصے کو سورت یا آیت اور آخری حصے کو فاصلہ کا نام دیا ہے۔

قرآن کریم کے اسماء کی تعداد

قرآن مجید کے اسماء کی تعداد کے بارہ میں علماء کرام رحمہم اللہ کے درمیان اختلاف ہے۔ امام زرکشیؒ نے ذکر کیا ہے کہ: امام حرالیؒ کے نزدیک قرآن کے اسماء کی تعداد تقریباً نوے (90) سے کچھ اوپر ہے۔ اور قاضی ابو المعالی عزیزیؒ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن مجید کے پچپن (55) نام ذکر کیے ہیں۔ 1 فیروزآبادی نے اپنی کتاب "بصائر ذوی التمیز" میں فرمایا ہے کہ: "اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے سو (100) نام ذکر کیے ہیں لیکن انہوں نے ان میں سے صرف ترانوے (93) نام ذکر کیے ہیں اور بطور شہادت کے آیات بھی ذکر کردی ہیں" 2 اور ڈاکٹر خمساوی نے: "ننانوے (99) نام ذکر کیے ہیں" 3 صالح بن ابراہیم البلیہی نے: "قرآن مجید کے 46 نام ترتیب کے ساتھ ذکر کیے ہیں" 4 یہ اور کئی دیگر علماء کرام نے قرآن مجید کے مختلف اسماء ذکر کیے ہیں ان میں سے کئی نے ایسے نام بھی ذکر کیے ہیں جن کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہے اسکے علاوہ انہوں نے کچھ ایسے نام بھی ذکر کیے ہیں جو حقیقت میں قرآن مجید کے اسماء ہیں نہ ہی صفات، جیسے کہ فیروز آبادی نے چند کلمات ذکر کیے ہیں۔ 5 (الانزال) اسکو اخذ کیا ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے: "وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا" 6

قرآن مجید کے بکثرت اسماء صفات کا سبب

فیروز آبادیؒ نے کہا کہ: "کسی بھی چیز کے اسماء کی کثرت اپنے مسمی کے بلند مقام و مرتبہ اور فضیلت پر دلالت کرتی ہے، جیسے شیر (اسد) کے ایک سے زیادہ نام اس کی کمال قوت کی طرف اشارہ کرتے ہیں، اللہ رب العزت کے اسماء حسنیٰ اللہ تعالیٰ کے کمال، جلالت، جمال اور عظمت پر دلالت کرتے ہیں، قیامت کے کثرت اسماء اس دن کی کمال شدت اور صعوبت کی طرف اشارہ کرتے ہیں، اور اللہ کے نبی ﷺ کے اسماء آپ ﷺ کے علو مرتبت اور شرف و کمال پر دال ہیں" 7 اسی قبیل سے قرآن مجید بھی ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کو کئی خوبصورت ناموں سے ذکر کیا ہے جو کہ اس کتاب کا اللہ تعالیٰ کے ہاں عالی مرتبت اور باعظمت ہونے کی دلیل ہے۔ جو اسماء وصفات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے لیے پسند کیے ہیں وہ اسکے شرف اور بلند مقام و مرتبے کی دلیل ہیں، اور ان سے یہ بات بھی سمجھ آتی ہے کہ قرآن مجید اللہ کی سب سے عظیم کتاب ہے عقیدے، شریعت اور احکام کے اعتبار سے، اور اسکے اسماء وصفات کتنے ہی اسرار بدیعہ، بلند اہداف اور عظیم مقاصد پر مشتمل ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید شروع سے آخر تک ان خوبیوں سے بھرا پڑا ہے۔ یہ وہ عظیم کتاب ہے جو تمام علوم کا اصل سرچشمہ ہے، ہم جس قدر اسکو سمجھنے میں ٹائم دیں گے یہ اسی قدر ہمارے لیے علم کے راستے کھول دے گی اور ہر دفعہ پڑھنے سے آپ پر نئی چیزوں اور معلومات کا انکشاف ہو گا۔

اسم اور صفت میں فرق

ذیل میں چند فروق ذکر کیے جاتے ہیں جن سے ہم کسی چیز کے اسم ذاتی اور صفت میں فرق کرسکتے ہیں کسی چیز کے اسم ذاتی کو انفرادی طور پر معرفہ ذکر کیا جاسکتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "إنّ هَذَا القُرآنَ يَهدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ" 8 "بلاشبہ یہ قرآن اس (راستے) کی ہدایت دیتا ہے جو سب سے سیدھا ہے" "تَبَارَكَ الّذِي نَزّلَ الفُرقَانَ عَلَى عَبدِه" 9 "بہت برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فیصلہ کرنے والی (کتاب) اتاری" "اَلحمْدُ لِلّهِ الّذِي أَنزَلَ عَلى عَبدِه

الْكِتَابَ"10"سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل کی""إنّ الّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكرِ لَمَّا جَاءَهُم وَإِنَّه لَكِتَاب عَزِيز"11"بے شک وہ لوگ جنھوں نے اس نصیحت کے ساتھ کفر کیا، جب وہ ان کے پاس آئی (وہ بھی ہم پر مخفی نہیں ہیں) اور بلاشبہ یہ یقیناً ایک باعزت کتاب ہے"ان آیات مبارکہ میں لفظ "القرآن، الفرقان، الکتاب اور الذکر" اسماء ذاتیہ ہیں جو کہ مفرد اور معرفہ ذکر ہوئے ہیں۔ البتہ صفات ہمیشہ موصوف کو لازم ہوتی ہیں خواہ ظاہری طور پر یا پوشیدہ، یعنی صفت اپنے موصوف پر دلالت نہیں کر سکتی الا کہ موصوف مذکور ہو، خواہ ظاہری طور پر یا پوشیدہ۔ موصوف ظاہری طور پر مذکور ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "إنہ لقرآن کریم"12"والقرآن المجید"13 ان مثالوں میں موصوف ظاہری طور پر مذکور ہے اگر صفت موصوف کے بغیر ہوتی تو"کریم اور المجید"کا معنی کچھ اور ہوتا۔ موصوف پوشیدہ کی مثال: "ھذا بیان للناس وھدی وموعظۃ للمتقین"14"یہ لوگوں کے لیے ایک وضاحت ہے اور بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت اور نصیحت ہے"اس مثال میں ایک قول کے مطابق اسم اشارہ کا مرجع قرآن مجید ہے۔ اسم اور صفت کے درمیان ایک فرق یہ بھی ہے کہ صفت ہمیشہ عام ہوتی ہے جو اپنی دلالت کو واضح کرنے کے لیے موصوف سے تعریف کی محتاج ہوتی ہے برخلاف اسم کے جسے مرادی معنی کے لیے علم بنایا جاسکتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان: "فآمنوا بالله ورسوله والنور الذي أنزلنا"15"سو تم اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کیا"اس مثال میں النور وصف ہے جس سے مراد قرآن مجید ہے اگر لفظ "النور" کو اس سیاق سے ہٹا کر مفرد ذکر کیا جائے تو اسکا معنی یکسر تبدیل ہو جائے گا۔

اسماء ذاتیہ اور صفاتیہ کی تقسیم

امام فخر الدین رازیؒ وغیرہ کچھ مفسرین قرآن مجید کے اسماء ذاتیہ اور صفاتیہ کا فرق نہیں کرتے، انکے نزدیک: قرآن مجید کے نام (32) بتیس ہیں۔16 امام سیوطیؒ بھی اسی نہج پر چلے ہیں انکے نزدیک: "قرآن مجید کے اسماء (55) پچپن ہیں بغیر ذاتی وصفاتی کے فرق کے"17 امام زرکشیؒ اور فیروز آبادیؒ بھی اسماء ذاتیہ اور صفاتیہ میں فرق نہیں کرتے۔18 لیکن معاجم المفہرس للقرآن اور اسماء القرآن کے بغور دراسہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید کے کچھ اسماء ذاتی ہیں اور کچھ صفاتی، اگرچہ انکی تعداد میں اختلاف ہے۔ یہی مؤقف راجح ہے اس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

قرآن مجید کے اسماء ذاتیہ

امام طبریؒ کے نزدیک قرآن مجید کے صرف 4 اسماء ہیں۔ اور وہ ہیں: القرآن، الفرقان، الکتاب اور الذکر۔19 ان میں سے ہر اسم کا کلام عرب میں الگ الگ معنی اور مفہوم ہے۔ ابن عطیہؒ نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں قرآن مجید کے 4 نام ذکر کیے ہیں اور وہ یہ ہیں: القرآن، الکتاب، الفرقان اور الذکر۔20 ابو اسحاق الزجاج نے بھی یہی 4 نام ذکر کیے ہیں۔21 امام زرقانیؒ نے ان ناموں کے ساتھ ایک نام "التنزیل" کا بھی اضافہ کیا ہے۔22 اکثر علماء ومفسرین کی رائے کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے پاس جو قرآن مجید کے اسماء ذاتی ہیں وہ پانچ ہیں: القرآن، الکتاب، الذکر، التنزیل، الفرقان۔ لفظ قرآن نبی علیہ السلام پر سب سے پہلے نازل ہونے والے کلمات میں سے ہے۔ یہ سب سے پہلا اسم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کے لیے استعمال کیا اور تاریخ قرآنی میں سب سے پہلے لفظ قرآن سورہ المزمل میں وارد ہوا ہے۔ "ورتل القرآن ترتيلا"23 قرآن مجید اور گزشتہ آسمانی کتب کے اسماء میں ایک قدر مشترک بھی ہے جس میں اشارہ ہے کہ ان سب کا مصدر اور موضوع ایک ہی ہے، اسی طرح انکے اہداف و مقاصد بھی ایک ہی ہیں۔ سب کی سب نور اور خیر کی طرف راہنمائی کرنے والی، کفر وضلالت سے پھیرنے والی اور حق وباطل میں فرق کرنے والی تھیں۔ البتہ قرآن مجید ان تمام کتب کا ناسخ اور انکے احکامات کا محافظ ہے۔ جیسے کہ اللہ کے رسول ﷺ خاتم النبیین ہیں اور اسلام گزشتہ تمام آسمانی شریعتوں پر مہر خاتم اور ہر قسمی تحریف سے محفوظ ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "إِنَّ الذِّينَ

عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ"24" بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے" اور فرمایا: "وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ"25" اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا" اس سے ظاہر ہوا کہ قرآن مجید کے تمام اسماء میں سے القرآن سب سے مشہور علم ہے کیونکہ اس سے قبل کسی بھی آسمانی کتاب پر قرآن کا اطلاق نہیں ہوا۔26 اور قرآن مجید کے تمام اسماء میں سے "القرآن کو وہی مقام حاصل ہے جو تمام اسماء حسنیٰ میں سے لفظ جلالہ "اللہ" کو حاصل ہے۔ یہ تمام اسماء کا مصدر اور مرجع ہے۔

اسماء وصفاتِ قرآنی میں تصریف اور اعجاز القرآن

قرآن مجید کے اسماء وصفات کے باب میں جدید آراء، قدیم آراء سے زیادہ مختلف نہیں ہیں بلکہ معاصر علماء میں سے بہت کم علماء نے اس مسئلے کو موضوع بنایا ہے اگر کسی نے اس مسئلے پر کچھ لکھا ہے تو اس نے بھی قدیم علماء کے منہج کو ہی اپنایا ہے اور انہیں کی تحقیق پر اکتفا کیا ہے۔ زمانہ قریب کے علماء میں سے دکتور صالح بن ابراہیم البلیہیؒ (متوفی 410ھ) نے قرآن مجید کے (46) اسماء ذکر کیے ہیں۔ انہوں نے اسماء اور صفات کے درمیان کوئی خاص فرق ذکر نہیں کیا بلکہ سب کو اسماء قرآن ہی شمار کیا ہے۔27 ان کے نزدیک اگر کوئی یہ کہے کہ قرآن مجید کے بعض اسماء قرآن کے اوصاف ہیں نہ کہ اسماء، تو ہم کہیں گے واللہ اعلم یہ بات محتمل ہے لیکن اس میں نزاع والی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ اسماء قرآن کو ذکر کرنے میں ان کا منہج یہ ہے کہ وہ اسم کو ذکر کرنے کے بعد ساتھ آیات کی تعداد بھی ذکر کر دیتے ہیں جتنی آیات میں یہ اسم ذکر ہوا ہو۔28 اسی طرح معاصر علماء میں سے قاضی مناع خلیل القطانؒ (متوفی 1999ء) ہیں وہ اپنی کتاب مباحث فی علوم القرآن میں ذکر کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب کے کئی اسماء وصفات ذکر کیے ہیں۔ انکے نزدیک قرآن مجید کے اسماء پانچ ہیں اور تقریباً بارہ اوصاف ہیں۔ ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ نام ذکر کرنے کے بعد آیت کا مختصر ساحصہ بطور استشہاد ذکر کرتے ہیں"29 اسماء قرآن درج ذیل ہیں:

1- "القرآن" {إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ"30

2- "الكتاب"{لَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيهِ ذِكْرُكُمْ أَفَلَا تَعْقِلُونَ"31

3- "الفرقان"{تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا"32

4- "الذكر"{ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ"33

5- "التنزيل" {وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ"34

اوصاف القرآن درج ذیل ہیں:

6-"النور"{يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا"35

7،8،9،10-"الهدى، الشفاء، الرحمة،الموعظة"{يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ"36

11- "المبارك"{وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ مُصَدِّقُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ"37

12- "المبين"{قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ"38

13- "البشرى"{فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَى قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ"39

14- "العزيز"{ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَاءَهُمْ وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ"40

15- "المجيد"{ بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ"41

16،-" البشير، النذير"{كِتَابٌ فُصِّلَتْ آيَاتُهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ،بَشِيرًا وَنَذِيرًا"42

آخر میں فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کا ہر نام اور صفت معنوی اعتبار سے ہے۔43 ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی (مئی 2020) میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں بھی قرآن مجید کے اسماء وصفات کو موضوع بنایا گیا ہے اسکا اقتباس یہاں استفادہ کے لیے نقل کیا جاتا ہے۔ایک مقولہ ہے: "كَثْرَةُ الْاَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰى شَرَفِ الْمُسَمّٰى" "یعنی کسی چیز کے زیادہ نام اس کے عظمت اور بزرگی کی دلیل ہیں" الاَسْمَاءُ الحُسْنٰی (یعنی اللہ پاک کے نام) اور اَسْمَاءُالنَّبِی کی طرح قراٰنِ پاک کے بھی کئی نام ہیں جو قراٰن و احادیث میں بیان کئے گئے ہیں۔ البتہ ان ناموں کے بارے میں مختلف اقوال ہیں بعض نے 32 بتائے ہیں تو بعض نے 55 شمار کئے ہیں جبکہ کچھ نے تو 90 سے بھی زائد کا قول کیا ہے۔ ذیل میں ان ناموں میں سے 40 نام اور ان کی وجہِ تسمیہ (یعنی نام رکھنے کی وجہ) ملاحظہ ہو: (1) کِتاب: اس کا ایک معنٰی ہے جمع کرنا کیونکہ قراٰنِ پاک میں سارے علومِ اوّلین اور آخرین جمع ہیں۔(2) قُرْاٰن: اس کا ایک معنٰی ہے پڑھی ہوئی چیز، چونکہ یہ کتاب پڑھی ہوئی نازل ہوئی یوں کہ جبرئیلِ امین علیہ السَّلام حاضر ہوتے اور پڑھ کر سُناجاتے۔(3) فُرْقان: اس کے معنٰی ہیں فرق کرنے والی چیز، چونکہ قراٰن حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔(4،5،6) ذِکْر، ذِکْرٰی، تَذْکِرہ: ان کے معنٰی ہیں یاد دلانا، چونکہ قراٰنِ کریم اللہ پاک اور اس کی نعمتوں کو یاد دلاتا ہے۔ (7) تَنْزِیْل: اس کے معنٰی ہیں بتدریج اُتارنا یعنی تھوڑا تھوڑا نازل کرنا اور یہ کتاب رب کی طرف سے اسی طرح اُتاری ہوئی ہے۔ (8) حَدِیث: اس کے ایک معنٰی ہیں نئی چیز، چونکہ دیگر آسمانی کتابوں اور صحیفوں کے بعد قراٰن دنیا میں آیا اس لئے یہ نیا ہے۔(9) مَوعِظَۃ: اس کے معنٰی نصیحت کے ہیں، اور یہ کتاب سب کو نصیحت کرنے والی ہے۔(10،11،12،13) حُکْم، حَکِیم، مُحْکَم اور حِکْمَۃ: ان سب کا مشترک معنٰی ہے "مضبوط" اور یہ کتاب مضبوط ہے کہ اس میں کوئی تحریف نہیں کرسکتا۔(14) شِفا: کہ یہ ظاہری اور باطنی امراض (Diseases) سے شِفا دینے والی کتاب ہے۔(15،16) ہُدٰی، ھَادِی: ان کے معنٰی ہیں ہدایت دینا اور یہ کتاب لوگوں کو درست راہ کی ہدایت دیتی ہے۔(17) صِراطِ مُسْتَقِیم: اس کے معنٰی ہیں سیدھا راستہ اور اس پر عمل کرنے والا اپنی منزل پر بآسانی پہنچ سکتا ہے جس طرح سیدھے راستے پر چلنے والا پہنچ جاتا ہے۔(18) حَبْل: اس کے معنٰی رسّی کے ہیں، چونکہ اس کے ذریعے سے لوگ اللہ پاک تک پہنچتے ہیں۔ (19) رَحْمَت: کہ یہ کتاب عِلْم ہے اور علم اللہ پاک کی رحمت ہے۔(20) رُوح: چونکہ اس کتاب کو حضرت جبرئیلِ امین علیہ السَّلام لے کر آئے اور آپ کا لقب روحُ الاَمین ہے۔(21) قَصَص: اس کے معنٰی ہیں حکایتیں، چونکہ قراٰنِ پاک نے انبیائے کرام علیہم السَّلام اور مختلف قوموں کے سچے قصے بیان کئے ہیں۔(22،23،24) بَیان، تِبْیان اور مُبِین: ان سب کے معنٰی ہیں ظاہر کرنے والا، چونکہ یہ قراٰن سارے شرعی احکام کو اور سارے علومِ غیبیہ کو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ظاہر فرمانے والا ہے۔(25) بَصائِر: یہ بصیرت کی جمع ہے اور بصیرت کہتے ہیں دل کی روشنی کو، چونکہ اس کتاب سے دِلوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔(26) فَصْل: اس کے ایک معنٰی ہیں فیصلہ کرنا، چونکہ یہ کتاب لوگوں کے آپس کے جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والی ہے۔(27) نُجُوم: جمع نَجْم کی ہے اور نجم تارے کو کہتے ہیں چونکہ قراٰن کی آیتیں تاروں (Stars) کی طرح لوگوں کو ہدایت کرتی ہیں۔(28) مَثانِی: اس کے معنٰی ہیں بار بار، کیونکہ اس میں احکام اور قصے بار بار آئے ہیں۔(29) نِعْمَت: چونکہ قراٰنِ مجید مسلمانوں پر اللہ پاک کا بہت بڑا انعام ہے۔(30) بُرْہان: اس کے معنٰی ہیں دلیل اور یہ کتاب بھی ربِّ پاک اور تمام انبیا کے سچے ہونے کی دلیل ہے۔(31) قَیِّم: قائم رہنے والے کو بھی کہتے ہیں، چونکہ یہ قراٰن خود بھی قیامت تک رہے گا اور اس کے ذریعے دین بھی قائم رہے گا۔(32،33) بَشِیر و نَذِیر: کیونکہ یہ کتاب خوشخبریاں بھی دیتی ہے اور ڈراتی بھی ہے۔(34) مُہَیمِن: اس کا معنٰی ہے مُحافظ، چونکہ یہ کتاب مسلمانوں کی دنیا اور آخرت میں مُحافظ ہے۔(35) نُور: اسے کہتے ہیں جو خود بھی ظاہر ہو اور دوسروں کو بھی ظاہر کرے، چونکہ قراٰن خود بھی ظاہر ہے اور اللہ پاک کے احکام اور انبیائے کرامؑ کے احوال کو بھی ظاہر فرمانے والا ہے۔(36) حَق: اس کے معنٰی ہیں سچ، چونکہ

قراٰن سچی بات بتاتا ہے، سچے رب کی طرف سے سچے محمد صلّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر اُترا ہے۔(37)عَزِیز: غالب اور بے مثل کو کہتے ہیں اور قراٰن سب پر غالب بھی رہا اور بے مثل بھی ہے ۔(38)کَرِیم: سخی کو کہتے ہیں اور قراٰنِ پاک علم، ایمان اور بے حساب ثواب دیتا ہے۔(39) عَظِیم: اس کے معنٰی ہیں بڑا، چونکہ سب سے بڑی کتاب یہی ہے۔(40)مُبارَک: کے معنٰی ہیں برکت والا، چونکہ اس کے پڑھنے اور عمل کرنے سے ایمان اور چہرے کے نور میں برکت ہوتی ہے "۔44

مختلف فیہ اسماء وصفات

قرآن کریم کے اسماء وصفات کی تعداد اور گنتی کے بارے میں علماء کرام کے مختلف مواقف ہیں جیسے کہ پچھلے ابواب میں اجمالاً ذکر ہوا ہے ان میں سے کچھ نے تو صرف تین اسماء پر اکتفا کیا ہے اور کچھ نے اس تعداد میں توسیع سے کام لیا ہے۔ اور دسیوں اسماء قرآن اور حدیث سے استنباط کیے ہیں۔ جن کے نزدیک قرآن کے اسماء کی تعداد بہت کم ہے انہوں نے دیگر علماء کے ذکر کردہ ناموں کو قرآن مجید کی صفات سے تعبیر کیا ہے۔ قرآن مجید کے ناموں کی کم تعداد شمار کرنے والوں میں سے سرفہرست امام طبریؒ ہیں، انکے نزدیک قرآن کے اسماء صرف (4) ہیں؛ ان کا کہنا ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب کو صرف چار ناموں سے موسوم کیا ہے: القرآن، الفرقان، الکتاب، الذکر۔ کلام عرب میں ان میں سے ہر ایک کا الگ الگ معنی اور توجیہ ہے۔45اسی طرف عز بن عبد السلام (ت 660ھ) اور امام ثعالبی کا بھی میلان ہے۔46اور جنہوں نے اسماء قرآن کی تعداد میں توسیع سے کام لیا ہے ان میں سے شیذلہ (ابو المعالی عزیزی، ت494ھ) ہیں ان کے نزدیک قرآن کے اسماء کی تعداد (55) ہے جنہیں امام زرکشی نے البرہان میں ذکر کیا ہے اور انہی کی امام سیوطی نے "الاتقان" میں اتباع کی ہے۔ اور انہیں میں سے امام علی بن احمد الحرالیؒ بھی ہیں امام زرکشی نے انکے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ انکے نزدیک قرآن کے اسماء وصفات کی تعداد (90) سے اوپر ہے، امام نجم الدین عمر بن محمد نسفیؒ نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں قرآن مجید کے (100) اسماء ذکر کیے ہیں۔47 امام ابن تیمیہؒ نے قرآن مجید کے تقریبا(47) نام شمار کیے ہیں، انکے علاوہ (6) نام سنت نبوی سے بھی ثابت کیے ہیں۔48اور معاصر علماء میں سے الشیخ صالح البلیہی ہیں جنہوں نے قرآن مجید کے (46) اسماء ذکر کیے ہیں۔ انکے علاوہ کچھ اور بھی علماء ہیں لیکن ان سب نے انہیں مذکورہ سے ہی نقل کیا ہے مفسرین میں سے ایسے بھی ہیں جنہوں نے بعض سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات کو بھی قرآن کے نام شمار کیا ہے، جیسے کہ قتادہؓ سے مروی ہے کہ "کُلُّ ھِجَاءٍ فِی القُرآن، اسْمٌ مِن اَسماءِ القُرآن"، یعنی ہر حرف تہجی (مقطعات) قرآن مجید کا اسم ہے۔49ذیل میں ہم قرآن مجید کے اسماء وصفات میں توسع اختیار کرنے والے مفسرین کے ذکر کردہ اسماء وصفات کو فہرست کی شکل میں ذکر کریں گے تاکہ ان کا آپس میں اختلاف واضح ہو سکے۔ یہ تقریباً(4) فہارس ہیں:

1- امام زرکشی کی ذکر کردہ فہرست
2- ابن تیمیہؒ کی ذکر کردہ فہرست
3- فیروز آبادیؒ کی ذکر کردہ فہرست
4- اور البلیھی کی ذکر کردہ فہرست

1- امام زرکشیؒ کے ذکر کردہ اسماء وصفات:

امام زرکشیؒ کی تیار کردہ فہرست اسماء قرآن کی فہارس میں سے سب سے مشہور فہرست ہے اسکو انہوں نے اپنی مشہور کتاب "البرہان" میں ذکر کیا ہے۔ البرہان علوم القرآن پر لکھی جانے والی کتب میں سے مصدر کی حیثیت رکھتی ہے۔ امام زرکشیؒ نے ا

س فہرست کو قاضی ابو المعالی کی طرف منسوب کیا ہے۔ اللہ تعالی نے قرآن مجید کے (55) نام رکھے ہیں"50 اسماء قرآن کو ذکر کرنے میں انہوں درج ذیل باتوں کو ملحوظ خاطر رکھا ہے: نام ذکر کیا ہے اور ساتھ قرآن مجید کی آیت بھی بطور اجتہاد لائے ہیں۔ اسماء کو ذکر کرنے کے بعد ان میں سے (36) اسماء کی مختصر شرح بھی کی ہے۔

2- ابن تیمیہؒ کے ذکر کردہ اسماء وصفات

یہاں پر امام ابن تیمیہؒ کے ایک چیز کے متعدد اسماء کے بارے میں موقف کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہے کہ آیا وہ سارے اسماء ہیں یا صفات؟ امامؒ نے اس موضوع کو اپنے فتاوی میں مختلف مقامات پر ذکر کیا ہے، مشترک الفاظ کو ذرا تفصیل سے ذکر کیا ہے آپ بطور مثال کے اللہ تعالی کے اسماء وصفات کو زیر بحث لائے ہیں۔ اور یہ بات واضح کی ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء وصفات ذات الٰہی پر دلالت کے اعتبار سے متفق ہیں البتہ صفات کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ اسی طرح اللہ کے نبی ﷺ کے اسماء بھی ہیں ؛ جیسے محمد، احمد، ماحی، حاشر، عاقب وغیرہ۔ ایسے ہی قرآن مجید کے اسماء بھی ہیں۔ پس ان میں سے ہر اسماء کا مجموعہ ایک ہی ذات پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے اللہ تعالی کا فرمان ہے:"قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى"51 کہہ دیجیے اللہ کو پکارو، یا رحمان کو پکارو، تم جس کو بھی پکاروگے سو یہ بہترین نام اسی کے ہیں" اسکے بعد امام ابن تیمیہؒ نے ساری بحث کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ: کسی ایک ہی چیز کے متعدد اسماء ہوسکتے ہیں بعض ان میں سے عَلَم ہوتے ہیں اور بعض صفت۔52 اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ امام ابن تیمیہؒ کے نزدیک قرآن مجید کے متعدد اسماء جو وارد ہوئے ہیں دراصل وہ قرآن کے صفاتی نام ہیں۔ اسماء وصفات کے مسئلے میں یہی مسلک زیادہ بہتر ہے۔ ابن تیمیہؒ نے اسماء قرآن کو بیان کرنے میں درج ذیل منہج اپنایا ہے: اسماء قرآن کا ذکر بغیر کسی شرح کے۔ ابتداء میں قرآن مجید کے تین سب سے مشہور نام ذکر کیے ہیں (القرآن، الفرقان، الکتاب)۔ بعض اسماء کے ساتھ بطور اجتہاد آیت بھی ذکر کردیتے ہیں۔ کچھ اسماء آپؒ نے سنت نبوی سے بھی استنباط کیے ہیں۔

3- فیروز آبادیؒ کے ذکر کردہ اسماء وصفات

فیروز آبادیؒ کی اسماء قرآن پر مشتمل فہرست تمام فہارس سے طویل فہرست ہے۔ اس میں (91) اسماء قرآن سے مستنبط ہیں اور تقریباً (16) اسماء سنت نبوی سے ماخوذ ہیں۔ ان اسماء کو ذکر کرنے میں انہوں نے جو طریقہ اپنایا ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے وہ خود ہی فرماتے ہیں:"اللہ تعالی نے اپنی کتاب کے (100) اسماء ذکر کیے ہیں ہم انہیں ایک ہی پیرائے میں ذکر کریں گے۔ اور انکی تفسیر البصائر میں اپنی جگہ پر آئے گی"53 رقم المسلسل کے لحاظ سے اسماء کو ذکیا ہے۔ آیت کا کچھ حصہ بھی بطور استشہاد ذکر کیا ہے۔ احادیث سے مستنبط اسماء کے ساتھ بھی حدیث کا ایک حصہ بطور استشہاد ذکر کیا ہے۔ مثلاً

الأول : العظيم (مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ)

الثانی : العزيز (وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ)

4- دکتور صالح البلیہیؒ کے ذکر کردہ اسماء وصفات

موجودہ فہارس میں سے بلیہی کی فہرست ممتاز حیثیت رکھتی ہے وہ اس حیثیت سے کہ انہوں خاص اسماء قرآن کا منفرد انداز میں دراسہ کیا ہے اس لیے بھی کہ یہ فہرست سب سے جدید ہے۔ دکتور صالح بن ابراہیم البلیہی فرماتے ہیں اللہ کی مدد اور توفیق کے ساتھ ہم نے قرآن مجید کے (46) اسماء ذکر کیے ہیں۔ قرآن میں وارد ہونے کی ترتیب کے لحاظ سے ان کو ذکر کیا گیا ہے۔ ان کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے اہداف و مقاصد بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ اسکے بعد قرآن مجید کے اسماء و اوصاف پر مبنی تمام آیات کو بھی ذکر کیا گیا ہے۔ ان آیات کی تعداد تقریباً (453) ہے۔ البتہ یہاں پر ہم اسماء قرآن کو مجمل طور

پر بغیر شرح کے ترتیب کے ساتھ ذکر کریں گے۔54 اسکے بعد انہوں نے اسماء کی فہرست ذکر کی ہے ساتھ ساتھ یہ بھی شمار کیا ہے کہ کونسانام قرآن مجید میں کتنی مرتبہ آیاہے۔ مثلاً: اللہ جلّ شانہ نے قرآن مجید کانام (منزّل اور تنزیل)(142) آیات میں ذکر کیاہے۔ اور(130) جگہ قرآن مجید کانام (آیات) ذکر کیاہے۔55 یہ ان کی ذکر کردہ فہرست میں سے اقتباس ہے۔

اسماءوصفات میں تصریف ومشترکات

ان اسماءوصفات پر غور کرنے اور آپسی مقارنہ سے چند باتیں سامنے آتی ہیں جنہیں ہم خلاصۃ نیچے ذکر کرتے ہیں۔ ترتیب کے اعتبار سے کسی بھی صاحب فہرست کا کوئی خاص منہج نہیں ہے۔ البتہ امام بلیہی نے صرف تھوڑی سی کوشش کی ہے اس لحاظ سے کہ کونسااسم قرآن میں کتنی بار وارد ہواہے۔ امام زرکشی کی فہرست میں ایک اسم کم ذکر ہواہے حالانکہ انکے نزدیک اسماء کی تعداد (55) ہے اور فہرست میں اسماء (54) ہیں۔ لیکن یہ اشکال زائل ہوجاتاہے جب ہم امام سیوطیؒ کی امام زرکشی سے نقل کردہ فہرست کو دیکھتے ہیں تو انکی ترتیب تھوڑی سی مختلف ہے اس فہرست سے لیکن اس میں اسماء کی تعداد (55) ہے اس میں ایک اسم "منادی" بھی ہے جو اس فہرست میں نہیں ہے اس کو ملا کر تعداد پوری ہوجاتی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ اسم "منادی" امام زرکشی کی فہرست میں سے ساقط ہواہے۔56 فیروز آبادی کی فہرست پر غور کرنے سے پتہ چلتاہے کہ ان کی فہرست میں بعض اسماء تکرار کے ساتھ ہیں جیسے اسم "حق" فہرست میں (7) اور (64) نمبر پر دوبار آگیاہے، اسی طرح اسم "مبین" (10) اور (69) نمبر پر مکرر آیاہے۔ اگر اس تکرار کو ختم کر دیا جائے تو پھر یہ گنتی (91) رہ جاتی ہے۔ حالانکہ فہرست کے شروع میں مجموعی تعداد (100) بتائی گئی تھی۔ اسماء قرآن تقریباًسب کے ہاں توقیفی ہیں، شاید اسی لیے چاروں فہارس میں اکثر اسماء مشترک ہیں۔

قرآن کریم کے چند جدید اسماءوصفات

1-**شاہد:** اللہ تعالی کا فرمان ہے:"أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ"57"تو کیاوہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہو اور اس کی طرف سے ایک گواہ اس کی تائید کر رہا ہو" ابن کثیرؒ وغیرہ بعض مفسرین نے یہاں شاہد کی تفسیر قرآن مجید سے کی ہے۔58

2-**صراط اللہ:** اللہ تعالی کا فرمان ہے:"صِرَاطِ اللَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ أَلَاإِلَى اللَّهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ"59"اس اللہ کے راستے کی طرف کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے، سن لو! تمام معاملات اللہ ہی کی طرف لوٹتے ہیں" حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ اس سے مراد قرآن مجید ہے۔60

3-فارق (فرق): اللہ تعالی کا فرمان ہے:"فَالْفَارِقَاتِ فَرْقًا"61"پھر جو (انھیں) پھاڑ کر جدا جدا کر دینے والی ہیں" قتادہؒ سے مروی ہے اس سے مراد قرآن مجید ہے۔62

4-**قول طیب:** اللہ تعالی کا فرمان ہے:"وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ"63"اور انھیں پاکیزہ بات کی طرف ہدایت کی گئی اور انھیں تمام تعریفوں کے مالک کے راستے کی طرف ہدایت کی گئی" امام سدیؒ فرماتے ہیں: اس سے مراد قرآن ہے، ابن عباس اس سے مراد کلمۂ شہادت لیتے ہیں"64 ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد اہل جنت کا قول ہے65:"وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ"66

5-**کتاب مکنون:** اللہ تعالی کا فرمان ہے:"إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ، فِي كِتَابٍ مَكْنُونٍ، لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ"67"بلاشبہ یہ یقینا ایک باعزت پڑھی جانے والی چیز ہے۔ ایک ایسی کتاب میں جو چھپا کر رکھی ہوئی ہے۔ اسے کوئی ہاتھ نہیں لگاتا مگر جو بہت پاک کیے ہوئے ہیں" بعض مفسرین نے اس کی تفسیر لوح محفوظ سے کی ہے اور بعض کے نزدیک اس سے مراد قرآن مجید ہے۔68

6-**کلمۃ طیّبۃ:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ "69" کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے ایک پاکیزہ کلمہ کی مثال کیسے بیان فرمائی (کہ وہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح (ہے) جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی چوٹی آسمان میں ہے" کچھ مفسرین نے اس سے مراد قرآن کو لیا ہے۔70

7-**مصباح منیر:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ "71" اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اس کے نور کی مثال ایک طاق کی سی ہے، جس میں ایک چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے "اس آیت مبارکہ میں المصباح سے مراد قرآن مجید لیا گیا ہے۔72

8-**وعید:** اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعِيدِ "73" اور یقیناً ان کے بعد ہم تمھیں اس زمین میں ضرور آباد کریں گے، یہ اس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا اور میری وعید سے ڈرا" امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ وعید سے مراد قرآن مجید اور اس کی زجر و توبیخ ہے۔74

یہ چند وہ اسماء وصفات ہیں جنہیں کتب تفاسیر سے لیا گیا ہے۔ لیکن اکثر علماء امت نے انہیں قرآن مجید کے بطور اوصاف قبول نہیں کیا۔ علماء و مفسرین پر اعتماد کرتے ہوئے اگر اس طرح کے تمام اسماء کا قرآن مجید اور سنت نبوی سے احاطہ و دراسہ کیا جائے ،تو ہمارے پاس قرآن مجید کے اسماء وصفات کی ایک لمبی فہرست جمع ہو جائے گی، لیکن اس طرح بات بہت لمبی ہو جائے گی۔

اسماء وصفات میں راجح موقف

قرآن مجید کے اسماء صفات بارے علماء و مفسرین کا اختلاف تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ قرآن مجید کے اسماء ذاتیہ صرف (5) پانچ ہیں۔ (القرآن، الکتاب، الفرقان، الذکر، التنزیل) جیسے کہ امام طبری، ابن عطیہ مفسر، ابو اسحاق الزجاج اور امام زرقانی رحمہم اللہ کے اقوال اس کی تائید کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ یہ اسماء توقیفی ہیں۔ رہی بات صفات کی تو ان کی تعداد اور تابعین میں علماء و مفسرین کے اختلاف سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ صفات توقیفی نہیں ہیں۔ جبھی تو ہر مفسر کے ہاں صفات قرآن دوسروں سے مختلف ہیں، اور ان کی تعداد میں بھی کافی اختلاف ہے یعنی ہر کسی نے اپنے اجتہاد سے جس اسم کو قرآن کا وصف سمجھا اسے ذکر کر دیا بعض نے تو ایک ہی اسم کے مختلف اشتقاقات کو مختلف اوصاف تصور کیا ہے۔

خلاصہ بحث

قرآن مجید کے متعدد نام ناموں کی یہ کثرت باہم اشتراک بھی رکھتی ہے اور امتیاز بھی۔ امتیاز اس معنی میں کہ ہر نام مختصر ہے اور دوسرے مختصر نام کے مقابلے میں مخصوص معنی رکھتا ہے جو اپنے تمام مطالب اور غرض وغاہت کی طرف اشارہ کر دیتے ہیں جو عنوان بن جاتے ہیں۔ مثلاً: قرآن کریم کا ایک نام ہُدًی ہے یعنی یہ کتاب ہدایت ہے اور ایک نام ذِکر ہے یعنی اس میں نصیحت ہے۔ نصیحت ہو گی تو ہدایت نصیب ہو گی۔ یہ اشتراک بھی ہے اور امتیاز بھی۔ لوگوں کی عادت ہے کہ وہ جس چیز کو محبوب رکھتے ہیں اس کا ایک نام رکھنے کی بجائے پیار و محبت سے اسے سینکڑوں ناموں سے پکارتے اور بیسیوں بار دہراتے ہیں۔ ہر نام قرآن مجید کی اعلیٰ صفات، اس کے محاسن، اس کی غرض وغایت کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ یہ وصفی نام قرآن مجید کی عظمت، برکت، تاثیر اور جامعیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ علماء نے ان ناموں پر کتب لکھی ہیں۔ علامہ ابو المعالی جو شیذلہ کے نام سے بھی معروف تھے ان کی رائے کے مطابق: " قرآن کے پچپن (۵۵) نام ایسے ہیں جو خود اس کی آیات کریمہ میں موجود ہیں۔ ان ناموں میں چند مخصوص نام ایسے ہیں جو قرآن مجید کے سوا کسی اور کے لئے مستعمل نہیں ہوتے۔ یہ نام فرقان، مصحف، الکتاب اور قرآن ہیں۔ الکتاب اور فرقان، قرآن کے مشہور نام ہیں۔ ان سے زیادہ مصحف اور ان دونوں سے مشہور تر قرآن ہے۔ ساری بحث کو عمیق نظر سے پڑھنے کے بعد یہ واضح ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے اسماء اور صفات میں فرق ہے۔ اسماء کی تعداد اکثر علماء کے

نزدیک قدرے یکساں جب کہ صفات کی تعداد میں کافی اختلاف ہے۔ اسی طرح قرآن مجید کے اسماء وصفات بارے جدید علماء کی آراء بھی تقریباًوہی ہیں جو قدیم علماء کی تھیں بلکہ جدید علماء نے قدیم علماء کے کام پر ہی اکتفاء کیا ہے، تعداد اسماء وصفات اور معانی و مفاہیم میں قدیم علماء کے اقوال ہی نقل کیے ہیں۔ اسی طرح کچھ علماء اس مسئلہ میں خلط مبحث کا شکار ہوئے ہیں اور انہوں نے اسماء قرآن اور صفات قرآن کو ایک ہی سمجھ لیا ہے۔ جبکہ بعض جدید علماء نے اس اختلاط کی توجیہات پیش کی ہیں اور بعض نے اس کا ازالہ کرتے ہوئے اسماء اور صفات میں فرق کیا ہے۔ اس مقالہ میں قرآن مجید کے اسماء اصلی کو صفات سے الگ بیان کیا ہے۔ اور بحث کو اس نتیجے تک پہنچایا ہے کہ قرآن مجید کے اسماء اور صفات میں فرق ہے اور قرآن مجید کے اسماء ذاتیہ توقیفی ہیں جب کہ صفات میں تعداد اور مشتقات کا فرق اس بات کی دلیل ہے کہ صفات اجتہادی ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید کے اسماء میں سے القرآن وہ واحد اسم ہے جو صرف کتاب اللہ کا خاص نام ہے جبکہ باقی اسماء کا اطلاق عمومی معنی کے اعتبار سے دیگر کتب سماویہ پر بھی ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید کے اسماء وصفات پر غور کرنے سے یہ بات بھی سمجھ آئی کہ ہر اسم یا صفت کا الگ معنی و مفہوم ہے اسی طرح ان کے مقاصد واہداف بھی ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ قرآن مجید کے اسماء وصفات اپنی طرف سے نہیں بنائے گئے بلکہ ان میں سے اکثر قرآن میں وارد ہوئے ہیں اور بہت تھوڑے ایسے ہیں جن کا استدلال صرف سنت سے ہے۔

References

1 Badr al-Dīn Muḥammad ibn ʻAbd Allāh al-Zarkashī, al-burhān fī ʻulūm al-Qur'ān (Bayrūt : Lubnān 1376h – 1957') 273

2 Muḥammad ibn Yaʻqūb Fīrūzābādī, Baṣā'ir dhawī al-Tamyīz (al-Qāhirah : Lajnat Iḥyā' al-Turāth al-Islāmī, 1416h) 1 : 88-95

3 Khmsāwy Aḥmad alkhmsāwy, asmā' al-Qur'ān al-Karīm fī al-Qur'ān (al-Qāhirah : Dār al-Taḥrīr lil-Ṭabʻ wa-al-Nashr, 1993) 5

4 Ṣāliḥ ibn Ibrāhīm al-Bulayhī, al-Hudá wa-al-bayān fī asmā' al-Qur'ān (al-Riyāḍ : min Maṭbūʻāt Jāmiʻat al-Imām, Ṭubiʻa awwalī, 1397h) 41-43

5 Muḥammad ibn Yaʻqūb Fīrūzābādī, Baṣā'ir dhawī al-Tamyīz (al-Qāhirah : al-Majlis al-Alī llshwn al-Islāmīyah, 1416h) 1 : 88-95

6 al-Nisā' : 173

7 Muḥammad ibn Yaʻqūb Fīrūzābādī, Baṣā'ir dhawī al-Tamyīz, 1 : 88

8 al-Isrā' : 9

9 al-Furqān : 1

10 al-Kahf : 1

11 Fuṣṣilat : 41

12 Alwāqʻh : 7

13 Q : 1

14 Āl ʻUmrān : 138

15 Altghābn : 8

16 Muḥammad ibn ʻUmar Fakhr al-Dīn Rāzī, tafsīr al-Rāzī (Bayrūt : Dār al-Kutub al-ʻIlmīyah, 1421h – 2000M) 1 : 277-28

17 Jalāl al-Dīn Suyūṭī, al-Itqān fī ʻulūm al-Qur'ān, 135-136

18 Badr al-Dīn Muḥammad ibn ʻAbd Allāh al-Zarkashī, al-burhān fī ʻulūm al-Qur'ān, 273 - Muḥammad ibn Yaʻqūb Fīrūzābādī, Baṣā'ir dhawī al-Tamyīz, 1 : 88

19 Ibn Jarīr al-Ṭabarī, Jāmiʻ al-Bayān ʻan ta'wīl āy al-Qur'ān, 1 : 43

20 Qāḍī ʻAbd al-Ḥaqq Andalusī Ibn ʻAṭīyah, al-muḥarrir al-Wajīz fī tafsīr al-Kitāb al-ʻAzīz (Bayrūt : Dār al-Kutub alʻlmyh, Ṭubiʻa awwal 1422H – 2001M) 1 : 56

21 Abū Isḥāq Ibrāhīm al-Zajjāj, bayān al-Qur'ān wā'rābh (Bayrūt : 'Ālam al-Kutub, Ṭubi'a awwal, 1408h – 1988m) 1 : 170
22 Shaykh 'Abd al-'Aẓīm al-Zurqānī, Manāhil al-'Irfān, 1 : 17

23 Almzml : 4
24 Āl 'Umrān : 19
25 Āl 'Umrān : 85
26 Asmā' al-Qur'ān wa-ṣifātih, 22
27 Ṣāliḥ ibn Ibrāhīm al-Bulayhī, al-Hudá wa-al-bayān fī asmā' al-Qur'ān, 43
28 Ibid
29 Qāḍī Mannā' Khalīl al-Qaṭṭān, Mabāḥith fī 'ulūm al-Qur'ān (al-Riyāḍ : Maktabat al-Ma'ārif lil-Nashr wa-al-Tawzī', Thānī, 1417h – 1996m) 17-19
30 al-Isrā' : 9
31 al-Anbiyā' : 10
32 al-Furqān : 1
33 al-Ḥajar : 9
34 al-Shu'arā' : 192
35 al-Nisā' : 173
36 Yūnus : 57
37 al-In'ām : 92
38 al-Mā'idah : 15
39 al-Baqarah : 97
40 Fuṣṣilat : 41
41 al-Burūj : 21
42 Fuṣṣilat : 3-4
43 Ibid
44 شاهزيب عطاري مدني، قرآن پاك كے 40 نام (كراچي: ماهنامه فيضان مدينه، 26 اگست 2021، ٹائم 8:10
https://www.dawateislami.net/magazine/ur/al-ilm-noor/quran-pak-k-naam
45 Muḥammad ibn Jarīr Abū Ja'far Ṭabarī, Jāmi' al-Bayān 'an ta'wīl āy al-Qur'ān, 1 : 67
46 'Abd al-Raḥmān ibn Muḥammad Abū Zayd al-Tha'ālibī, al-Jawāhir al-ḥisān fī tafsīr al-Qur'ān, tafsīr Tha'ālibī (Bayrūt : Dār Iḥyā' al-Turāth al-'Arabī, Ṭubi'a awwal, 1418h) 1 : 151
47 Abū Ḥafṣ Najm al-Dīn 'Umar ibn Muḥammad al-Nasafī, al-Taysīr fī al-tafsīr (Bayrūt : Dār al-Lubāb, Ṭubi'a awwal, 1440h – 2019m) 210
48 Imām Aḥmad ibn 'Abd al-Ḥalīm Ibn Taymīyah, Majmū' al-fatāwī, baḥth fī asmā' al-Qur'ān (al-Madīnah al-Nabawīyah : Majma' al-Malik Fahd li-Ṭibā'at al-Muṣḥaf al-Sharīf, 1416h – 1995) 14 : 1
49 al-Ṭabarī, 1 : 273
50 Badr al-Dīn Muḥammad ibn 'Abd Allāh al-Zarkashī, al-burhān fī 'ulūm al-Qur'ān, 1 : 273
51 al-Isrā', 17 : 110
52 Imām Aḥmad ibn 'Abd al-Ḥalīm Ibn Taymīyah, Majmū' al-fatāwī, 13 : 333
53 Muḥammad ibn Ya'qūb Fīrūzābādī, Baṣā'ir dhawī al-Tamyīz, 88-95
54 Ṣāliḥ ibn Ibrāhīm al-Bulayhī, al-Hudá wa-al-bayān fī asmā' al-Qur'ān 41

55 Ibid
56 Jalāl al-Dīn Suyūṭī, al-Itqān fī ‘ulūm al-Qur’ān, 1 : 147
57 Hūd : 17
58 Abū al-Fidā’ Ismā‘īl ibn ‘Umar Ibn Kathīr, suwarihi Hūd (Bayrūt : Dār al-Kutub al‘lmyh, 1419h 1998M) 4 : 270
59 al-Shūrá : 53
60 Abū Bakr Muḥammad Ibn Aḥmad al-Qurṭubī, tafsīr al-Qurṭubī (al-Jāmi‘ al-aḥkām al-Qur’ān), al-Shūrī (Bayrūt : mwؑssh al-Risālah, 2006m) 18 : 509
61 Almrslāt : 4
62 Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī, tafsīr al-Durr al-manthūr, suwarihi almrslāt (al-Qāhirah : Markaz Hajar lil-Buḥūth wa-al-Dirāsāt al-‘Arabīyah wālāslāmyh, 2003m) 8 : 382
63 al-Ḥajj : 24
64 Muḥyī alsnh Ḥusayn ibn Mas‘ūd al-Baghawī, tafsīr al-Baghawī suwarihi al-Zumar (al-Riyāḍ : Dār Ṭaybah lil-Nashr wa-al-Tawzī‘ 1409h) 7 : 133
65 Abū al-Fidā’ Ismā‘īl ibn ‘Umar Ibn Kathīr, suwarihi al-Zumar, 7 : 106 - Muḥyī alsnh Ḥusayn ibn Mas‘ūd al-Baghawī, tafsīr al-Baghawī suwarihi al-Zumar (Ma‘ālim al-tanzīl) suwarihi al-Zumar (al-Riyāḍ : Dār Ṭaybah lil-Nashr wa-al-Tawzī‘ 1409h) 7 : 133
66 al-Zumar : 74
67 Alwāq‘h : 77-79
68 Muḥammad ibn ‘Alī al-Shawkānī, Fatḥ al-qadīr, suwarihi wāqi‘uhu (Dimashq : Dār al-Kalim al-Ṭayyib, Ṭubi‘a Thānī 1419h – 1998M) 5 : 192
69 Ibrāhīm : 24
70 Jalāl al-Dīn al-Suyūṭī, tafsīr al-Durr al-manthūr, suwarihi Ibrāhīm, 8 : 510
71 al-Nūr : 35
72 Abū al-Fidā’ Ismā‘īl ibn ‘Umar Ibn Kathīr, tafsīr Ibn Kathīr, 3 : 387
73 Ibrāhīm : 14
74 Abū Bakr Muḥammad Ibn Aḥmad al-Qurṭubī, tafsīr al-Qurṭubī 9 : 296